REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہارشنبہ ۔ ۱۷ ذیقعدہ ۱۳۷۵ھ

نی پرچہ ۲ آنہ

606

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۲۷ احسان ۱۳۳۵ھش ۔ ۲۷ جون ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۱۴۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ربوہ میں دو روز قیام فرمانے کے بعد مری تشریف لے گئے

ربوہ ۲۶ جون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ میں دو روز قیام فرمانے کے بعد آج صبح مری تشریف لے گئے ۔ حضور کے ہمراہ سیدہ ام متین صاحبہ سیدہ مہر آپا صاحبہ صاحبزادی امۃ المتین بیگم مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب بھی تشریف لے گئے ہیں ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ صحت پہلے جیسی ہی ہے کل ڈاکٹر عبد الحق صاحب اور ڈاکٹر مسعود احمد صاحب دانتوں کے علاج کے لئے لاہور سے تشریف لائے تھے ۔ جس ڈاڑھ میں درد تھا وہ نکال دی گئی ہے ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں جاری رکھیں ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقامی امیر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو مقرر فرمایا ہے ۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ جون ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل پھر حرارت ہو گئی تھی اور طبیعت میں بے چینی ہے ۔ انتڑیوں میں بھی کسی قدر سوزش کا بقیہ ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۲۵ جون ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بلڈ پریشر کی تکلیف کم ہو گئی ہے ۔ نبض بھی ٹھیک ہے مگر جسم میں اور بالخصوص کمر میں درد کی تکلیف ہے کمزوری اس قدر زیادہ ہے کہ ہلا نہیں جاتا ۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں

لنڈن سے اطلاع ملی ہے کہ صاحبزادی امۃ الباسط بیگم کے متعلق جو ابتدائی رپورٹ میں یہ ذکر تھا کہ انہیں ریڑھ کی ہڈی میں زخم ہے یہ تار میں غلط لفظ لکھے جانے کی وجہ سے چھپ گیا تھا ۔ دراصل انہیں معدہ اور انتڑیوں میں زخم ہے ۔ صاحبزادی صاحبہ ابھی تک ہسپتال میں زیر علاج ہیں ۔ احباب ان کی شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

لاہور ۲۳ جون (بذریعہ ڈاک) محترم ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دمہ کی تکلیف کی وجہ سے بڑا اپریشن تا حال نہیں کیا گیا ویسے دمہ کی تکلیف سے اب بفضلہ ڈاکٹر صاحب کو خاص حد تک آرام ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

ایشیائی سامراج دنیا کے لئے اتنا ہی خطرناک ہے جتنا کہ مغربی سامراج

پاکستان ہر اس ملک کو مجرم تصور کرتا ہے جو کسی دوسرے علاقے پر قبضہ جمائے یا وہاں کے عوام کی خواہشات کے خلاف اس سے دستبرداری پر آمادہ نہ ہو (محمد علی)

لنڈن ۔ ۲۶ جون ۔ وزیر اعظم جناب محمد علی نے دنیا کو ایشیائی سامراج کے خطرہ سے خبردار کیا ہے کل "فارن پریس ایسوسی ایشن" کی طرف سے آپ کے اعزاز میں لنچ دیا گیا تھا ۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا ۔ پاکستان ہر قسم کے سامراج اور نو آبادیاتی نظام کے خلاف ہے اور ہر اس ملک کو مجرم تصور کرتا ہے ۔ جو کسی دوسرے علاقے پر قبضہ جمائے یا کسی علاقے کے عوام کی خواہشات کے خلاف اس سے دستبرداری پر آمادہ نہ ہو ۔ آپ نے کہا اس ضمن میں مغربی طاقتوں یا ایشیائی ممالک کی کوئی قید نہیں نو آبادیاتی رجحان بہر صورت برا ہے ۔ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ہندوستان نے طاقت کے بل پر کشمیر کو اپنے قبضہ میں لے رکھا ہے ۔ وہاں کے عوام فولادی پنجے میں جکڑے ہوئے ہیں ۔ اقوام متحدہ نے فیصلہ کیا تھا کہ اس مسئلہ کا حل آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعہ ہونا چاہیئے ۔ لیکن ہندوستان برابر اس فیصلے کو ٹالتا چلا آ رہا ہے ۔ اقوام متحدہ نے رائے شماری کرانے کے لئے متعدد تجاویز پیش کیں ۔ ہندوستان نے ایک ایک کر کے یہ سب تجاویز مسترد کر دیں ۔ ہندوستان شیخ محمد عبداللہ کو پانچ سال تک اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کرتا رہا ۔ کہ وہ رائے شماری کا مطالبہ ترک کر دیں ۔ جب وہ اس کے لئے کسی صورت تیار نہ ہوئے تو پھر انہیں برطرف کر دیا گیا اور اب وہ اور ان کے ساتھی جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں ۔ وزیر اعظم نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے مزید کہا کہ مذہبی ثقافتی جغرافیائی اقتصادی الغرض ہر لحاظ سے کشمیر پاکستان کا ہی ایک حصہ ہے اور اسے پاکستان میں ہی شامل ہونا چاہیئے ۔ اس کے باوجود پاکستان یہ مطالبہ نہیں کرتا کہ کشمیر کو پاکستان کے ساتھ ملا دیا جائے وہ صرف یہ مطالبہ کرتا ہے کہ آزاد و غیر جانبدار رائے شماری کے ذریعہ وہاں کے لوگوں کو اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کرنے کی اجازت دی جائے ہندوستان وہاں کے باشندوں کو یہ بنیادی حق بھی دینے کے لئے تیار نہیں ہے ۔ اور رائے شماری کو ٹالنے کے لئے نت نئے بہانے تلاش کر رہا ہے دوران تقریر میں آپ نے ہندوستان کے اس موقف کا ذکر بھی کیا کہ پاکستان کو امریکی امداد ملنے سے اور اس کے سیٹو اور معاہدہ بغداد میں شامل ہو جانے سے حالات بدل گئے ہیں ۔ آپ نے کہا رائے شماری کو ٹالنے کا یہ عجیب بہانہ ہے ۔ ان اقدامات سے اس امر کا جواز کیسے نکالا جا سکتا ہے کہ کشمیر کے عوام کو ان کے حق خود اختیاری سے ہی محروم کر دیا جائے ۔ اور دنیا کے اس قسم کے دوسرے حالات ان غریبوں کے حق خود اختیاری پر کیسے اثر انداز ہو سکتے ہیں ۔

جماعت ہائے احمدیہ ۲۹ جون کو یوم الجزائر منائیں

۲۹ جون ۱۹۵۶ء کو مؤتمر اسلامی کی طرف سے پاکستان میں یوم الجیریا منائے جانے کا اعلان ہوا ہے ۔ الجیریا پر فرانس کے مظالم ہر مسلمان کے لئے انتہائی دکھ دینے والے ہیں ۔ ہر پاکستانی کو اپنے مظلوم الجزائری مسلمان بھائیوں سے دلی ہمدردی ہے ۔ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو اپنے ان بھائیوں کی تکلیف کا شدت سے احساس ہے ۔ چنانچہ وہ الجزائر کے مسلمانوں کے مطالبہ کی پرزور تائید کرتی ہے کہ ان کا بھی آزادی کا اتنا ہی حق ہے جتنا کہ فرانس کے باشندوں کو اپنے ملک میں حاصل ہے ۔ لہٰذا تمام جماعتیں مؤتمر اسلامی کی اس تحریک کا خیر مقدم کریں اور ۲۹ جون ۱۹۵۶ء کو بروز جمعہ ہر جگہ جلسے کر کے حکومت فرانس کے سفیر متعینہ کراچی کو تار اور خطوں کے ذریعہ اپنے دلی جذبات سے آگاہ کریں کہ حکومت فرانس الجزائر کے مسلمانوں پر اپنے مظالم کا سلسلہ ختم کرتے ہوئے انہیں آزادی کا پورا پورا حق دے ۔ (ناظر امور عامہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر ۔ بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ر جون ۱۹۵۶ء

ربوہ میں تعلیم کے مواقع

یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ کہ ربوہ میں جہاں مشرقی اور دینی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہے۔ اور جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین جیسے بڑے بڑے تعلیمی ادارے موجود ہیں۔ جہاں سے احمدی مبلغ اسلامی تعلیم کی تکمیل کے بعد نکل کر اسلام کا نور ساری دنیا میں پھیلاتے ہیں۔ وہاں تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ تعلیم الاسلام کالج اور نصرت گرلز ہائی سکول اور جامعہ نصرت جیسے ادارے بھی قائم ہیں۔ جہاں سے طلباء اور طالبات دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں۔

جیسا کہ ہم ایک پچھلے اداریہ میں توجہ دلا چکے ہیں۔ احباب کے لئے اس سے بڑی خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ان کے بچے ربوہ میں تعلیم حاصل کریں۔ خاصکر نصرت ہائی سکول اور جامعہ نصرت جو ہماری بچیوں کے لئے مثالی تعلیم گاہیں ہیں۔ اور جن میں عام تعلیم کے ساتھ ساتھ بچیوں کی اعلیٰ تربیت کا بھی انتظام ہے۔ ایسے ادارے ہیں کہ جن سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔

ہماری جو بچیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ ان کے لئے جامعہ نصرت سے بڑھ کر اور کوئی جگہ نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف انہیں مزید فوائد حاصل ہیں۔ جو دوسرے کالجوں میں میسر نہیں۔ بلکہ نتائج کے لحاظ سے بھی یہ ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ اور جہاں تک بچیوں کی نگرانی کا تعلق ہے۔ کوئی کالج اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ طالبات کی رہائش کا انتظام بھی اسی احاطہ میں ہے جس احاطہ میں کالج ہے۔ اس سے نگرانی میں مزید سہولت ملتی ہے۔ اکثر احباب نے محض اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے ربوہ میں مکانات تعمیر کئے ہیں۔ اور اپنے تمام کنبہ کو ربوہ میں رکھنا ضروری سمجھا ہے۔ اور کئی غیر احمدی دوست بھی اپنے بچوں کو یہاں تعلیم دلانا دوسری جگہوں سے بہتر سمجھتے ہیں۔

ہمارے اولوالعزم امام کی دوررس نگاہ اور ہمت کا نتیجہ ہے۔ کہ چند ہی سالوں میں یہاں ہمارے بچوں اور بچیوں کے لئے ہر نہج کی تعلیم کا بہتر سے بہتر انتظام ہو گیا ہے۔ اور یہ بڑی بدقسمتی ہو گی۔ اگر ہمارے دوست اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔ خاصکر اعلیٰ تعلیم کے لئے تو ایک احمدی طالب علم اور طالبہ کے لئے ربوہ سے بہتر کوئی دوسری جگہ ہو ہی نہیں سکتی۔

تبلیغی جدوجہد

جماعت احمدیہ غیر اسلامی اور دوسرے ممالک میں جو تبلیغی جدوجہد کر رہی ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ کام کی وسعت کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ نہ صرف یورپ نہ صرف امریکہ بلکہ تمام دنیا آج مادہ پرستی کی طرف مائل ہوتی جا رہی ہے۔ جس کا واضح سبب یہ ہے۔ کہ مادی قوتوں پر غلبہ نقد اجر پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مادہ میں ایسی قوتیں رکھی ہیں۔ کہ اگر انسان عقلمندی سے ان سے کام لینے کی کوشش کرے۔ اور صبر و تحمل اور محنت کرے۔ تو ہوا۔ پانی۔ مٹی اور آگ وغیرہ عناصر کو تسخیر کر کے وافر سامانِ زندگی مہیا کر لیتا ہے۔ جیسا کہ فی الواقعہ آج ہو رہا ہے۔

آج انسان نے بہت سی مادی قوتوں کو تسخیر کر لیا ہے۔ اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ انسان اپنی عقلمندی پر جتنا بھی ناز کرے۔ بجا ہے۔ لیکن اس مادی ترقی نے جہاں انسان کے لئے بہت سی سہولتیں پیدا کر دی ہیں۔ وہاں ایک ناقابل تلافی نقصان بھی پہنچایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان انہی مادی فتحیابیوں میں کھو گیا ہے اور زندگی کی ان اقدار کو فراموش کر بیٹھا ہے۔ جن کی وجہ سے دنیا میں ایک ایسا صحیح توازن قائم ہو سکتا ہے۔ کہ یہ دنیا واقعی ایک جنت بن جائے۔ اور انسان کو وہ حقیقی اطمینان حاصل ہو۔ جس کو قرآن کریم میں ولاخوف علیہم ولاھم یحزنون کے اعجازی الفاظ میں بیان فرمایا گیا ہے۔ مگر مادی ترقی کی انتہا کے باوجود انسان یہ محسوس کرنے لگا ہے۔ کہ حقیقی چین کی منزل اس سے کہیں پہلے سے بھی دور جا پڑی ہے۔ مادی ترقیوں نے زیادہ سے زیادہ نفسانیت کو ترقی دی ہے۔ ہر فرد۔ ہر گروہ اور ہر قوم آج یہی چاہتی ہے۔ کہ اس کے پاس زیادہ سے زیادہ مادی سامان ہوں۔ یہ درست ہے۔ کہ بعض وسیع النظر انسان ایسے بھی ہیں جو چاہتے ہیں۔ کہ تمام دنیا کے افراد ایک معیارِ زندگی پر آ جائیں۔ لیکن قومی اور ملکی لیڈر ہر ملک میں یہی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ساری دنیا جائے جہنم میں ہم کو اور ہماری قوم کو زیادہ سے زیادہ مادی سہولتیں حاصل ہوں۔ یہی جذبہ ہے جو آج تمام دنیا کی قوموں میں پایا جاتا ہے۔ اس میں مغرب و مشرق کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ عیسائیت نے بے شک تمام دنیا میں مذہبی مشن کھول رکھے ہیں۔ لیکن چونکہ عیسائیت خود اپنے گھر یورپ میں ناکام ہو چکی ہے۔ اس لئے دوسری قوموں میں بھی اس کی مقبولیت باوجود انتہائی کوشش کے روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ عیسائیت آج کوئی ٹھوس بنیاد نہیں رکھتی۔ وہ محض چند ایسے خیالی عقائد لیکر روحانی انقلاب لانا چاہتی ہے۔ جن کو آج کل کی عقلیت پرست دنیا قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس لئے خود عیسائی دنیا سے ہی الحاد اور مادہ پرستی اٹھ رہی ہے۔ بلکہ جہاں پہلے الحاد انفرادی حیثیت رکھتا تھا۔ اب مذہب کے مقابلہ میں منظم ہو کر نکل آیا ہے۔

یہ دنیا ہے جس میں احمدیت اسلام کے ذریعہ روحانی انقلاب لانا چاہتی ہے۔ الحاد کا ایک بے پناہ سمندر کھول رہا ہے۔ اور ہر طرف طوفان ہی طوفان ہے۔ اس عظیم طوفان کے مقابلہ کے لئے جماعت احمدیہ نکلی ہے۔ اور چاہتی ہے کہ اس پر تسکین و امن کا تیل چھڑک دے۔ تاکہ وہ بیٹھ جائے۔ اسے یقین ہے کہ اسلام ہی اس طوفان کو رام کر سکتا ہے۔ یہی یقین ہے۔ جو اپنی انتہائی کمزوری اور بے بساطی کے باوجود الحاد کے بالمقابل صف آرا کر رہا ہے۔ اور وہ طوفان کا مقابلہ کر رہی ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ اس کی سعی آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ تاہم ایسے آثار نمایاں طور پر ظاہر ہو رہے ہیں۔ کہ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ سعی بیکار نہیں جا رہی۔

چنانچہ مغربی افریقہ کے ملک گولڈ کوسٹ کے گورنمنٹ کالج کے ایک پروفیسر مسٹر ایس جی ولیمسن اپنی تصنیف "مسیحؑ یا محمدؐ" میں رقمطراز ہیں:۔

"اشانٹی اور گولڈ کوسٹ کے جنوبی حصوں میں عیسائیت ترقی کر رہی ہے۔ لیکن جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کو عظیم فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوشکن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا۔ اب معرض خطر میں ہے۔ اور یہ خطرہ خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔ کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھینچی چلی جا رہی ہے۔ اور یقیناً (یہ صورت حال) عیسائیت کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے۔ تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے۔ کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ ہو گا یا صلیب کا۔" (الفضل ۱۳ر جون ۱۹۵۶ء صفحہ ۳)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے اپنے آپ کو گھمسان کے معرکہ میں ڈال دیا ہے۔ اور منظم اور عظیم عیسائی مشنری مہم کے مقابلہ میں نہ صرف استقامت سے کھڑی ہوئی ہے۔ بلکہ فتح حاصل کر رہی ہے۔ یہ فتح صرف اسلام کے حقانی اور جاودانی اصولوں کی وجہ سے اس کو حاصل ہو رہی ہے۔ ورنہ جہاں تک مادی اسباب کا تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ اور عیسائی مشنوں کا کوئی مقابلہ ہی نہیں۔ گولڈ کوسٹ پر نہ صرف ایک نہایت طاقتور عیسائی قوم کا تسلط ہے۔ بلکہ عیسائی مشنوں کے پیچھے یورپ اور امریکہ کی تمام مادی قوتیں ہیں۔ وہ پانی کی طرح روپیہ بہاتے ہیں۔ اور ہر طرح کے سامان ان کو میسر ہیں۔ ان کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ ایک بالکل کنگال جماعت ہے۔ جس کے مبلغ نہایت قلیل الاؤنس لیکر کام کر رہے ہیں۔ نہ انہیں کوئی سیاسی۔ تجارتی یا اور کسی قسم کا دنیاوی سہارا حاصل ہے۔ صرف ایک صداقت کا یقین ہے۔ جو انہیں کشاں کشاں لئے جا رہا ہے۔ اسلام کی صداقت ان کے دلوں میں گھر کر چکی ہے۔ اور وہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنے گھر بار چھوڑ چھاڑ کر اور تمام دنیاوی نوائد پر لات مار کر اپنے وطنوں سے دور باری تعالیٰ کی توحید اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا پرچم بلند کرنے میں اپنی زندگیاں صرف کر رہے ہیں۔

اس کے بالعکس ایک طرف مراکش سے لے کر چین تک اور دوسری طرف سائبیریا سے لیکر انڈونیشیا تک ایک عظیم دنیا ہے۔ جو اسلامی دنیا کہلاتی ہے۔ مسلمانوں کا ایک سمندر ہے۔ جو کرۂ ارض کے طول و عرض میں پھیلا ہوا ہے۔ ان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے بڑے دین کے خیر خواہ اور دینی علوم کے ماہر موجود ہیں۔ کروڑوں کی تعداد میں ایسے ہیں جو قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ احادیث نبوی کا درس دیتے ہیں۔ پنجوقتہ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ حج کرتے ہیں۔ لیکن کسی کے دل میں خیال نہیں آتا۔ کہ جو امانت اللہ تعالیٰ نے ہمیں سونپی ہے۔ اس کو دوسروں تک پہنچانا بھی ہمارا فرض ہے ہمیں حسرت ہے۔ کہ وہ ہمارے ساتھ مل کر یا اپنے طور پر یہ کام کریں۔ مگر افسوس۔ ⁂

⁂ خیر ہم اپنی سعی کئے چلے جاتے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں۔ کہ کبھی نہ کبھی تو مسلمان بیدار ہوں گا ہی۔

مشرقی افریقہ میں احمدی مبلغین کی کامیاب تبلیغی مساعی

نومسلموں کی دینی تعلیم و تربیت - ایک نئی مسجد کی تعمیر - ۳۸ افراد کا قبولِ احمدیت

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے

از مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب انچارج ٹبورا مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

تنظیم

ہمارے علاقہ کی جماعت چونکہ ٹبورا سے بہت دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس لئے ٹبورا کے عہدہ داران جماعت صحیح رنگ میں کام نہ کر سکتے تھے۔ اور کام کی رفتار تسلی بخش نہ تھی۔ لہٰذا UYUI کے علاقہ UNYANYENBE کے علاقہ Kingoma میں الگ الگ جماعتیں قائم کیں۔ لجنہ اماء اللہ پہلے صرف ایشین احمدی مستورات پر مشتمل تھی اسے نئے سرے سے بیدار کیا۔ اور تمام افریقن احمدی عورتوں کو اس میں شامل کر کے ان کے لئے ہر جمعہ کے روز دینیات کلاس کا انتظام کیا۔ مجلس اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ بھی قائم ہوئیں۔

احمدی افریقن اور ایشین نوجوانوں کے درمیان نیز ٹبورا کے احمدی اور غیر از جماعت نوجوانوں کے درمیان تعلقات کو بڑھانے اور مضبوط کرنے کی غرض سے احمدیہ سپورٹس کلب قائم کی گئی۔

ٹانگانیکا کی حکومت کے قانون کے مطابق ہر وہ سوسائٹی جس کے ممبر دس یا اس سے زیادہ ہوں اس کا رجسٹر کرانا ضروری تھا لہٰذا مندرجہ ذیل سوسائٹیاں رجسٹر کرائیں

(۱) احمدیہ ایسوسی ایشن ٹبورا
(۲) پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن ٹبورا
(۳) احمدیہ ایسوسی ایشن UNYANYENBE
(۴) احمدیہ ایسوسی ایشن UYUI
(۵) لجنہ اماء اللہ
(۶) خدام الاحمدیہ (۷) احمدیہ سپورٹس کلب

تعلیم و تربیت

نماز فجر کے بعد روزانہ قرآن کریم سے درس دیتا رہا۔ معلم بشیر B.K. Here صاحب کو نماز اور اس کا ترجمہ سکھایا۔ یسرنا القرآن ختم کرایا۔ آج کل وہ قرآن کریم کا سبق لیتے ہیں۔ گورنمنٹ سکول کے ۵ طلباء کو ہفتہ میں دو بار دینیات پڑھاتا رہا۔ نمازوں میں باقاعدگی اور چندہ ادا کرتے رہنے کی ہر احمدی کو تلقین کرتا رہا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازی عمر کے لئے نیز مشن کی ترقی کے لئے دعاؤں کی غرض سے ساری جماعت نے جنوری اور فروری سال رواں میں ہر سوموار اور جمعرات کو روزے رکھے۔

مالیات

چونکہ جماعت احمدیہ ٹبورا کے سیکرٹری صاحب مال ہمیشہ اپنی ڈیوٹی پر ڈیڑھ دو ماہ کے لئے دوسرے شہروں میں جاتے رہتے ہیں۔ اور ان کی غیر حاضری میں ان کے فرائض ادا کرنے والا کوئی نہیں۔ لہٰذا یہ کام بھی عاجز کرتا رہا۔ جو دوست ٹبورا سے دور دور مختلف مقامات پر رہتے ہیں۔ ان سے چندوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں خط و کتابت بھی کی گئی۔ اس وقت بفضلہ تعالیٰ ہماری جماعت میں نادہند کوئی نہیں اور نہ ہی کسی دوست کے ذمہ دو ماہ سے زائد کا بقایا ہے۔ اکثر دوستوں نے اپنے ماہوار چندوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ گزشتہ بجٹ آمد کی سو فیصدی سے بھی زیادہ وصولی ہو چکی ہے۔ الحمد للہ

تعمیر

بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ UNYANYEMBE نے جو خالص افریقن جماعت ہے ٹبورا سکونگے روڈ پر ٹبورا سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر احمدیہ مسجد بنائی ہے۔ جو عنقریب مکمل ہو جائیگی یہ مسجد اس چیف کے علاقہ میں پہلی احمدیہ مسجد ہے اور احمدی دوستوں نے بغیر مشن سے مدد حاصل کئے اس کی تعمیر کا عزم کیا ہے۔

علاقہ UYUI میں ہماری صرف ایک ہی مسجد تھی UGENGE میں اب بفضلہ تعالیٰ عاجز نے دو اور مساجد کی بنیاد رکھی ہے۔ ایک ٹبورا سے چار میل کے فاصلہ پر Masagaro میں اور دوسری ۶ میل کے فاصلہ پر KAKWLWNGU یہ مساجد بھی احمدی دوست بغیر کسی قسم کی مدد حاصل کرنے کے خود ہی بنائیں گے آخر الذکر مسجد کا سامان دوستوں نے جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دوستوں کے اخلاص میں برکت ڈالے آمین

وقف زندگی

بفضلہ تعالیٰ عاجز نے چار افریقن احمدی نوجوانوں کو زندگی وقف کرنے کی تحریک کی۔ جن میں سے فی الحال معلم B.K. Here صاحب نے زندگی وقف کرنے کی توفیق پائی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ اور خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ آمین

سوشل کام

عاجز غیر احمدی بیماروں کی عیادت کے لئے گھروں اور ہسپتال میں جاتا رہا۔ ایشین اور افریقن محتاجوں اور مصیبت زدگان کی اخلاقی اور ہر ممکن مدد کرتا رہا۔

ٹبورا مسلم سیمٹری کمیٹی کے جنرل سیکرٹری کے فرائض بھی ادا کئے پریذیڈنٹ پاکستان ایسوسی ایشن کی ذمہ داریاں بھی پوری کیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آتشِ عشق کی چنگاری

"خدا تعالیٰ اس بات کو جانتا ہے۔ اور وہ ہر ایک امر پر بہتر گواہ ہے۔ کہ وہ چیز جو اس کی راہ میں سب سے پہلے دی گئی۔ وہ قلب سلیم تھا۔ یعنی ایسا دل کہ حقیقی تعلق اس کا بجز خدائے عزّ و جلّ کے کسی چیز کے ساتھ نہ تھا۔ میں کسی زمانہ میں جوان تھا اور اب بوڑھا ہوا۔ مگر میں نے کسی حصہ عمر میں بجز خدائے عزّ و جلّ کسی کے ساتھ اپنا حقیقی تعلق نہ پایا۔ گویا رومی مولوی صاحب نے میرے لئے ہی یہ دو شعر بنائے تھے۔ ؎

من زہر جمعیتے نالاں شدم — جفتِ خوشحالاں و بدحالاں شدم
ہر کسے از ظنِّ خود شد یارِ من — واز درونِ من نجست اسرارِ من

اگرچہ خدا نے کسی چیز میں میرے ساتھ کمی نہیں رکھی اور اس درجہ تک ہر ایک نعمت اور راحت مجھے عطا کی۔ کہ میرے دل اور زبان کو یہ طاقت ہرگز نہیں کہ میں اس کا شکر ادا کر سکوں"۔ حقیقۃ الوحی ص ۵۷

مسٹر ایس اے افضل کمشنر فار پاکستان کی تشریف آوری پر پاکستان ایسوسی ایشن کی طرف سے تمام ضروری انتظامات کئے گئے۔ اور ٹبورا کے مسلمانوں سے ان کی ملاقات کرائی گئی۔ سواحیلی ترجمہ قرآن حکیم کا نسخہ ان کی خدمت میں پیش کیا۔ اور انہیں احمدیہ مشن کی جدوجہد سے آگاہ کیا گیا

سکول

مکرمی و محترمی جناب رئیس التبلیغ صاحب نے ٹبورا میں ایک سکول کھولا تھا۔ جس پر انہوں نے بے حد محنت کی تھی۔ اور وہ بڑی کامیابی کے ساتھ چل رہا تھا۔ لیکن مخالفین کی شرارتوں کی وجہ سے وہ بند ہوگیا۔

اب بفضلہ تعالیٰ ٹبورا سے باہر دیہات میں سکول کھولنے کے لئے مناسب جگہیں نظر آرہی ہیں۔ اور ایک احمدی سینئر چیف اور ایک غیر احمدی سینئر چیف بھی اپنے اپنے علاقوں میں ہمیں سکول کھولنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ خدا کرے کہ ہمارے علاقوں میں احمدیہ سکولوں کا سلسلہ قائم ہو جائے۔ اور ان سادہ قوموں کو تثلیث کے پنجے سے رہائی نصیب ہو آمین۔

تبلیغ

بفضلہ تعالیٰ معلم احمد سالم صاحب اپنے علاقہ USINGE اور اس کے گرد و نواح میں تبلیغ کرتے اور لٹریچر تقسیم کرتے رہے۔ معلم رشیدی صالح صاحب ٹبورا شہر میں۔ ریلوے سٹیشن پر۔ افریقن ہسپتال میں گورنمنٹ سکول اور افریقن جیل میں بھی تبلیغ کرتے رہے۔

عاجز نے ٹرین۔ موٹر اور سائیکل کے ذریعہ ۲۳۳۲ میل سفر کیا۔ ۲۰۷۳ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ لٹریچر فروخت کیا۔ ۷۶۷ افراد کو تبلیغ کی۔ ۵۷ معززین حکام اور چیفوں سے ملاقات کی۔ ڈوڈومہ۔ موانزا۔ کگومہ، کسولو۔ اونزا۔ اور کئی دیگر دیہات کا دورہ کیا۔

کل ۳۸ افراد داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ ایک پاکستانی دوست برادرم فضل الرحمٰن صاحب فیٹر اور ایک سومالی معزز دوست بھی اس تعداد میں شامل ہیں۔ ٹبورا شہر میں ایک نوجوان بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمدللہ۔

عاجز آغا خانیوں۔ سکھوں اور پاکستانیوں کو خاص طور پر تبلیغ کرتا رہا۔ گورنمنٹ سکول میں ۵ طلباء کو دینیات پڑھانے کے علاوہ طلباء میں لٹریچر تقسیم کرتا اور تبلیغ بھی کرتا رہا۔ کئی بار ریلوے اپرنٹس سکول کے طلباء کو بھی ان کے کوارٹروں میں جا کر تبلیغ کی۔

ہمارے دوست معلم B.K. Hassan صاحب جو کیتھلک سے مسلمان ہوئے ہیں۔ انہیں ان کے رشتہ دار اور پادری بہت پریشان کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک روز جب معلم بشیر صاحب گورنمنٹ سکول میں معلم رشیدی کی جگہ لڑکوں کو یسرنا القرآن پڑھانے گئے۔ تو افریقن پادری نے ان سے لٹریچر چھین لیا۔

ایک روز جب پادریوں نے انہیں اپنے دفتر میں بلایا۔ تو عاجز بھی ان کے ساتھ ہی کیتھلک مشن کے دفتر میں چلا گیا۔ یورپین پادری تو ہمیں دیکھ کر قریب بھی نہ آئے۔ البتہ وہاں کے سب سے بڑے افریقن پادری مسٹر الفنسیو سے باتیں ہوئیں۔ پادری صاحب کے جواب دینے سے عاجز آجانے سے معلم B.K. Hassan صاحب کو بھی بڑی جرأت ہوئی۔ اور انہوں نے بھی بعض سوال پوچھے۔

ضمناً یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے ایک اور پادری کونگو بلجیم سے آئے۔ اور احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان اختلافی مسائل پر سوالات کرتے رہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم کے سواحیلی ترجمہ سے پادری سخت گھبرا گئے ہیں۔ ان پادری صاحبان کو بھی تبلیغ کی گئی اور ضروری لٹریچر دیا گیا۔ الحمد للہ۔

جب ہمارے احمدی بھائی چیف محمد کلوفیا صاحب کو ان کے رشتہ داروں نے رسیوں سے رات کو باندھا۔ اور ان کا سامان نقدی۔ اور بندوق لے جا کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ جس سے ان کا مقصد یہ تھا۔ کہ اسے پاگل ثابت کر کے چیف کے عہدے سے الگ کریں۔ اور ان میں سے کوئی چیف بن جائے،

جب عاجز Uvinza پہنچا۔ تو یہ واقعہ ہو چکا تھا۔ عاجز کے دل میں دعا کے رنگ میں شدید خواہش پیدا ہوئی، کہ کسی طرح عزیزم محمد ناظم خاں صاحب غوری احمدی جو انسپکٹر پولیس کگومہ میں ہیں۔ یہاں آجائیں۔ تو مشورہ کر کے احمدی چیف کی مدد کی جائے۔ جب عاجز ریلوے سٹیشن سے انہیں ٹیلیفون کرنے گیا۔ تو پولیس سٹیشن سے جواب ملا۔ کہ وہ Uvinza کی پولیس کی چوکی کا معائنہ کرنے کی غرض سے کگومہ سے روانہ ہو چکے ہیں۔ ان کے تشریف لانے پر مشورہ کے بعد کوشش کی گئی۔ جس سے چیف محمد کلوفیا صاحب نقصان سے بچ گئے۔ انہیں بندوق دلائی گئی۔ اور کگومہ ہسپتال میں ہفتہ بھر زخموں کا علاج کرتے رہے۔ یہ چیف بڑے مخلص اور جوشیلے احمدی ہیں۔ ان کے لئے اور ہر اس مخلص احمدی کے لئے جس نے عاجز کی مدد کی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرمائے۔ آمین۔

(۳) ایک مسجد کی بنیاد رکھتے وقت ہم نے مل کر دعا کی۔ یا الٰہی اس جگہ تو چند بوڑھے احمدی ہیں۔ ہم آپ ہی پر بھروسہ رکھتے ہوئے اسے شروع کر رہے ہیں۔ اس کی آبادی کے لئے انتظام فرما۔ چنانچہ جب ہم وہاں سے فارغ ہو کر لوٹنے لگے۔ تو تھوڑے ہی فاصلہ پر ایک گھرانہ نظر آیا۔ وہاں تبلیغ کی گئی۔ جس پر دو نوجوان مرد ایک عورت اور ایک بچہ گویا چار افراد داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ اور چندہ بھی ادا کر دیا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ (مشرقی پاکستان) کا کامیاب سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ نے (جو کہ ایسٹ پاکستان کی سب سے پہلی اور پرانی جماعت ہے) حسب دستور امسال بھی ۱۷، ۱۸ جون کو کامیاب سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ جس کا پروگرام کافی دن قبل شائع کر دیا گیا تھا۔ اور تمام شہر میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے بھی اعلان کیا گیا۔ بارش کی وجہ سے امسال جلسہ بجائے انجمن میں ہونے کے برہمن بڑیہ کلب کے ہال میں ہوا۔ جو نہایت وسیع اور پبلک مقام پر واقع ہے۔

جلسہ کی کارروائی دو دن جاری رہی، چار اجلاس منعقد ہوئے۔ اور ان اجلاسوں میں سلسلہ کے مبلغین اور دیگر اہل علم حضرات نے اسلامی اور جماعتی مسائل پر تقاریر کیں۔ سامعین کافی تعداد میں شامل ہوتے رہے۔

اس جلسہ سالانہ کی ایک خصوصیت یہ تھی۔ کہ مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب پراونشل امیر ڈھاکہ سے خاص طور پر جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ ان کے ساتھ مہاشہ محمد عمر صاحب۔ مولوی سید اعجاز احمد صاحب۔ مولوی علی انور صاحب جنرل سکرٹری اور مولوی دولت احمد صاحب خادم بھی ڈھاکہ سے آئے۔ سٹیشن پر جلسہ کے منتظم مولوی خلیل الرحمٰن صاحب خادم۔ خاکسار اور دیگر احباب جماعت برہمن بڑیہ نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ مہمانوں کا استقبال کیا۔ مکرم امیر صاحب نے پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی صدارت کی۔ آپ نے ایک مختصر تقریر بھی کی۔ جس میں جماعت کو خاص طور پر اپنی اصلاح کرنے اور تبلیغی مہم کو تیز کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ جلسے میں حکومت سپین کی طرف سے جماعت احمدیہ کے مبلغ چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر پر پابندی عائد کرنے کے خلاف ریزولیوشن بھی پاس کیا گیا۔ جس میں حکومت سپین اور حکومت پاکستان سے احتجاج کیا گیا۔

مکرم خادم صاحب کی تحریک پر سیلاب زدگان کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔ جو رقم اس موقعہ پر جمع ہوئی۔ وہ سیلاب فنڈ میں جمع کرا دی گئی۔ مکرم امیر صاحب نے برہمن بڑیہ کی مسجد کے لئے بھی مبلغ یکصد روپیہ کی رقم پراونشل انجمن کی طرف سے دینے کا وعدہ کیا۔

گو آجکل یہاں پر چاول وغیرہ کی کافی گرانی ہے۔ پھر بھی لوکل جماعت کی طرف سے کھانے کا انتظام وسیع پیمانہ پر کیا گیا۔ اور ایسٹ پاکستان سے مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب کی رہائش اور کھانا وغیرہ کھلانے کی خدمات لوکل جماعت کے رضا کاروں نے سرانجام دیں۔

جلسہ کے انتظامات کے لئے مکرم خلیل الرحمٰن صاحب خادم اور میر عبد الستار صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ نے نہایت جانفشانی سے کام کیا۔ خدا تعالیٰ انہیں اور دیگر کام کرنے والے احباب کو جزائے خیر دے۔ آمین

(خاکسار محمد اجمل شاہد مبلغ سلسلہ)

چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم

(از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔اے قادیان)

اخبار الفضل میں مکرمی چوہدری ناصردین صاحب واقف زندگی کے ایک نوٹ سے یہ رنجدہ خبر ملی کہ مکرمی چوہدری غلام محمد صاحب والد ماجد چوہدری عزیز احمد صاحب بی اے واقف زندگی اچانک وفات پا گئے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرمی چوہدری صاحب کی اچانک وفات کا واقعہ خاص طور پر تکلیف دہ ہے۔ کیونکہ ان کے اکلوتے بیٹے چوہدری عزیز احمد صاحب ایک مزمن اور تشویشناک بیماری میں مبتلا ہیں اور سویٹزرلینڈ میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم اپنے علاقہ یعنی تحصیل نکودر ضلع جالندھر میں ایک بارسوخ زمیندار اور اپنے گاؤں کنیاں کلاں کے نمبردار تھے۔ جس زمانہ میں حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ ضلع جالندھر میں افسر مال تھے وہ آپ کے ماتحت سرکاری کام کرتے رہے۔ اپنی مجلس میں وہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضؓ کے حالات کے متعلق بہت سی باتیں سنایا کرتے تھے۔ اور آپ کی بے تکلفانہ طبیعت خاندانی وقار و عظمت اور ہمدردیٔ خلائق کی تعریف کیا کرتے تھے۔

خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ بعض وجودوں خاندانوں اور علاقوں میں دین برحق بظاہر مغلوب اور مقہور ہو کر پھر غالب اور فائق ہو جاتا ہے۔ چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم کے وجود میں بھی احمدیت کے متعلق ایسا ہی نشان ظاہر ہوا۔

۱۹۲۷ء کی بات ہے میں کپورتھلہ کالج میں انٹرمیڈیٹ کلاس میں تعلیم پاتا تھا۔ جب میں فرسٹ ایئر امتحان میں کامیاب ہو کر سیکنڈ ایئر میں داخل ہوا تو چوہدری عزیز احمد صاحب جو اس وقت پتلے دبلے اور عزم اخلاص اور صداقت سے پُر نوخیز نوجوان تھے۔ کالج میں داخل ہوئے۔ یہ ایک لمبی داستان ہے کہ کس طرح ان کا متلاشیٔ حق قلب احمدیت کے نور سے منور ہوا۔ اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ جیسے قدیمی اور پاکباز صحابی کی صحبت نے ان کی روح اور ایمان کو جلا بخشی۔

بہرحال جب برادرم چوہدری عزیز احمد صاحب نے احمدیت کو قبول کیا۔ اور ان کے والد ماجد مرحوم کو گاؤں میں اس کا علم ہوا۔ تو وہ احمدیت کے خلاف اپنے خیالات و عقائد کی پختگی اور شدت کی وجہ سے سخت برہم ہوئے اور جب موسمی تعطیلات میں چوہدری صاحب اپنے گھر واپس گئے۔ تو ان کے والد مرحوم نے ان کو احمدیت سے برگشتہ کرنے کے لئے ہر ممکن سختی ان سے روا رکھی۔ ضلع جالندھر کے قریباً تمام غیر احمدی علماء کے پاس بھی ان کو بھیجا تاکہ وہ ان کو سمجھا کر احمدیت سے بدظن کریں۔ عزیز احمد صاحب ابھی نواحمدی تھے۔ اور مسائل کی تفصیلات سے علمی واقفیت نہ رکھتے تھے۔ لیکن نور ایمان سے ان کا قلب روشن تھا۔ اسلئے وہ ان مخالف علماء کو یہی جواب دیتے کہ وہ پیش کردہ اعتراضات کا علمی رنگ میں جواب تو نہیں دے سکتے لیکن وہ بہ یقین سے جانتے ہیں کہ احمدیت سچی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور یہ اعتراضات درست نہیں

جب چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم نے دیکھا کہ ان کا لڑکا باوجود ہر طرح سمجھانے دباؤ ڈالنے اور سختی کرنے کے احمدیت کو نہیں چھوڑتا تو انہوں نے پدرانہ شفقت کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے اس اکلوتے بیٹے کو بغیر زادِ راہ اور سامانِ سفر دیئے کے گھر سے نکال دیا۔ اور چوہدری عزیز احمد صاحب نہایت تکلیف کی حالت میں قادیان پہنچے۔ اس کے بعد واقعات کا ایک لمبا سلسلہ ہے کہ کس طرح عزیز احمد صاحب نے ناگفتہ بہ حالات کا نہایت جوانمردی اور اخلاص سے مقابلہ کیا اور الفت مادری اور شفقت پدری پر خدائے ذوالجلال اور اس کے مامور کی محبت کو ترجیح دی اور ابتلاء و مصائب کے کٹھن راستوں کو طے کرتے ہوئے آگے بڑھتے گئے یہاں تک کہ ان کے والد ماجد کی نفرت و عداوت کم ہوتی گئی اور بالآخر وہی والد جو اپنے گھر میں احمدیت کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ گذشتہ سال خود احمدیت کی آغوش میں آ گئے۔ اور ان کا وہ فرزند جس کو دینِ حق کے قبول کرنے کی وجہ سے سترہ اٹھارہ سال پہلے انہوں نے مغلوب و مقہور کر کے اپنے گھر سے نکال دیا تھا۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام حاصل کئے ہوئے ایمان اور روحانی طاقت سے ان پر غالب آیا۔ قبول احمدیت کے بعد محترمی چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم نے اپنے اخلاص اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق محبت میں بہت جلد ترقی کی۔ گذشتہ سال جب میں ربوہ میں ان سے ملا۔ تو ان کو نور ایمان سے سرشار پایا۔ فالحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ اور ان کے فرزند برادرم چوہدری عزیز احمد صاحب کو اپنی خاص رحمت سے نوازتے ہوئے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور سلسلہ کی بے لوث خدمت کا زیادہ سے زیادہ موقع عطا فرمائے نیز ان کے اہل و عیال اور خاندان کے دوسرے افراد کا بھی حافظ و ناصر ہو۔

تسبیح و تحمید اطمینان قلب اور کامیابی کا ذریعہ ہے

ایک بابرکت اور جامع الہامی دُعا

(از مکرم چوہدری عبدالکریم خانصاحب کاٹھگڑھی واقفِ زندگی سیالکوٹ)

ذکر الٰہی اور تسبیح و تحمید جہاں اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کے حصول کا ذریعہ ہے وہاں اطمینان قلب کا بھی ذریعہ ہے بحقیقت یہ ہے کہ دنیا میں انسان کو اگر اطمینان قلب اور سکون حاصل ہو جائے تو اس جیسی عظیم الشان نعمت کوئی نہیں۔ اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے اور پھر اس کی صفات پر غور کرنے کے نتیجہ میں مل سکتی ہے مشاہدہ بتاتا ہے کہ صرف دنیا کی لذات اور مادیت کی خواہشات خواہ کتنی ہی بڑی اور اعلیٰ درجہ کی کیوں نہ ہوں کبھی بھی انسان کے لئے باعث سکون و اطمینان نہیں بن سکیں۔ صرف ایک ہی چیز ہے۔ جو اس خلا کو پُر کر سکتی ہے۔ اور وہ ہے ذکر الٰہی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب سن لو! اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی دل اطمینان پکڑتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر ذکر الٰہی کو کامیابی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ فرماتا ہے۔ اذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔ کہ اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ ظاہر ہے۔ کہ جب ذکر الٰہی اطمینان قلب کا ذریعہ بھی ہے۔ اور کامیابی و مراد یابی کا بھی اعلیٰ درجہ کا گر ہے۔ تو اس کی ضرورت اور اہمیت کتنی بڑھ جاتی ہے

ہمارے پیارے آقا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ ایک اعلیٰ درجہ کی تسبیح یہ ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان حبیبتان الی الرحمٰن خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم

(بخاری شریف کی سب سے آخری حدیث) یعنی حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمے ایسے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے لگتے ہیں زبان پر ہلکے ہیں۔ مگر میزان میں بڑے بھاری ہیں یعنی ان کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ اور وہ یہ ہیں سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم اس تسبیح کے معنی یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریفیں اس کے لائق ہیں۔ بڑی عظمت و شان والا اللہ تعالیٰ پاک ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی روایت آتی ہے کہ آپ بھی اپنے محبوب آقا اور پیشوا سیدنا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ تسبیح کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں "بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ ان سے فرمایا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہ مجھے معلوم ہوا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یا فرمایا۔ کہ بتایا گیا ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم بہت پڑھنا چاہیئے۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس وجہ سے آپ اسے بہت کثرت سے پڑھتے تھے۔ حتیٰ کہ رات کو بستر پر کروٹ بدلتے ہوئے بھی یہی کلمہ آپ کی زبان پر ہوتا تھا" (سیرت المہدی حصہ اول مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک سخت تکلیف دہ مرض میں بعینہ یہی تسبیح مع درود شریف بذریعہ الہام سکھائی یعنی اس طرح کہ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم اللھم صل علی محمد وال محمد

پس ہمیں چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس الہامی دعا کو یاد کر لیں۔ اور اسے وردِ زبان بنا لیں۔ اور اس کے معنوں اور مفہوم پر غور کرتے رہیں۔ اس دعا میں علاوہ سیدنا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کلمات کے مختصر طور پر درود شریف بھی آ جاتا ہے۔ گویا دو فائدے بیک وقت حاصل ہو جائیں گے ایک تو خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور دوسرے حضرت رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف۔

میٹرک پاس طلبہ کیلئے ایک ضروری اعلان

میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ کامیاب طلبہ اور ان کے والدین کو مبارک ہو۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان طلباء کے مستقبل کو روشن کرے اور ان میں دین کی خدمت کا صحیح جذبہ پیدا کرے تاکہ وہ اپنی زندگی دین کے لئے وقف کریں۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی اور روشن مستقبل نہیں ہے۔

یہ چند روزہ زندگی غریب و امیر کی گذر جائے گی۔ مگر خوش نصیب وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کر کے صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے پاکیزہ نمونہ کو اختیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو وقف کی اہمیت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ کے جو نونہال امسال میٹرک میں پاس ہوئے ہیں اور وہ واقف زندگی ہیں وہ فوراً ربوہ پہنچ کر وکیل الدیوان تحریک جدید سے ملیں۔ تا اگر انہیں جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا ہو تو ان کا تعلیمی حرج نہ ہو۔ کیونکہ جامعہ احمدیہ کھلا ہوا ہے اور جتنی جلدی طلبہ داخل ہوں گے اتنا ہی انہیں زیادہ فائدہ ہوگا جن میٹرک پاس طلبہ نے ابھی تک زندگی وقف نہیں کی اور وہ دین کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں انہیں فوراً اپنی زندگی وقف کرنی چاہیئے۔ اور دینی تعلیم حاصل کر کے اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنا چاہیئے۔

جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے والے واقفین طلبہ کو تاریخ داخلہ سے معقول تعلیمی وظیفہ دیا جاتا ہے۔ جس سے ان کے ضروری اخراجات بخوبی چل سکتے ہیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

قارضین تفسیر القرآن انگریزی کی خدمت میں گذارش

بعض احمدی احباب نے تفسیر القرآن انگریزی چھپنے کے لئے رقوم بطور قرض دی تھیں اب چونکہ قرآن کریم انگریزی چھپ چکا ہے اور اب ان رقوم کی ضرورت نہیں رہی۔ اس لئے قارضین کرام تفسیر القرآن انگریزی سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنی رقوم اپنا مفصل پتہ لکھ کر نظارت بیت المال سے واپس [illegible] خط و کتابت میں اپنے موجودہ پتہ کے علاوہ وہ پتہ بھی درج کریں جس کے ماتحت انہوں نے رقم دفتر کو قرض دی تھی۔ واپسی رقوم کی درخواست کے ساتھ رسیدِ اصل یا نقل رسید کا آنا ضروری ہے۔ (نظارت بیت المال)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد میاں غلام حیدر صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد بشیر کارکن فضل عمر ہوسٹل ربوہ

(۲) گوجرانوالہ [illegible] میں ہمارے مفلس مہاجرین جموں و کشمیر آباد ہوئے ہیں ان کی مالی حالت اچھی نہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور کرے۔ اور انہیں دین کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ مقبول حسین کارکن جامعۃ المبشرین ربوہ

(۳) خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے آمین

محمد الدین دوکاندار گوٹھ نور محمد ضلع نوابشاہ سندھ

مجالس انصار اللہ کے لئے یاد دہانی

۱۵ جون کے الفضل میں "مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری اعلان" کے عنوان سے قیادت تعلیم کی طرف سے نوٹ شائع ہو چکا ہے۔ اس اعلان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "فتح اسلام" کا امتحان ۲۲ جولائی بروز اتوار کو مقرر کیا گیا ہے۔ اور مجالس سے درخواست کی گئی ہے کہ اپنی اپنی مجلس میں تحریک کر کے امیدواران کی فہرست مرکزی دفتر میں بھجوا دیں۔ فتح اسلام الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ سے ۶ آنے فی کاپی کے حساب سے مل سکتی ہے وغیرہ۔ یہ نوٹ بطور یاد دہانی کے ہے۔ عہدیداران انصار توجہ فرمائیں۔ اور امتحان میں شمولیت کرنے والوں کی فہرست مرکزی دفتر انصار اللہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

شکریہ احباب

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے "اولڈ بوائز" کی خدمت میں چند گذارشات

(از مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا ہیڈ ماسٹر مقرر ہونے پر مجھے بہت سے عزیزوں اور بزرگوں کے مبارکباد کے پیغامات اور خطوط ملے ہیں۔ میں نے ایسے تمام احباب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے تقرر کو دوستوں اور جماعت کے لئے مبارک کرے۔ کیونکہ یہ میرا ذاتی سوال نہیں بلکہ قومی ترقی اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا مسئلہ ہے جو ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے مجھے مبارکباد دیتے ہوئے میرا یہ نصب العین مقرر فرمایا ہے۔ "آپ اپنے زمانہ میں کوشش کریں کہ سکول کا بہترین نتیجہ نکلا کرے۔ اور quantity اور quality دونوں کے لحاظ سے ایسا شاندار ہو کہ ہمارا سکول ایک بہترین نمونہ کا سکول بن جائے اور دنیا کی نظروں کو اپنی طرف کھینچے"

یہ بہت ہی بلند مقصد ہے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے سلسلہ میں جو امور نظام جماعت اور انتظام مدرسہ سے تعلق رکھتے ہیں اپنی بساط کے مطابق میں ان کو احسن طور پر حل کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ لیکن کچھ امور ایسے بھی ہیں جو جماعت کے مخلصین بالخصوص اولڈ بوائز کے عملی تعاون سے ہی حل ہو سکتے ہیں۔

مجھے خوشی ہے کہ سکول کے بعض مستعد اولڈ بوائز نے جن کو اس ادارہ سے خاص محبت ہے میری ہر طرح امداد کا وعدہ فرمایا ہے۔ لیکن مشکلات دور کرنے کے لئے مجھے تمام اولڈ بوائز کے پرجوش و سرگرم تعاون کی ضرورت ہے . . . . اور اس مقصد کے حصول کے لئے میں انشاء اللہ تعالیٰ ستمبر میں اولڈ بوائز کا ایک خاص اجلاس بلانے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اس موقعہ کے لئے احباب اپنی آراء اور تجاویز اگست کے آخر تک مجھے بھجوا دیں۔ تاکہ مجوزہ اجلاس میں ان پر غور ہو سکے۔ علاوہ ازیں میری درخواست پر جملہ احباب جماعت مجھے اپنے قیمتی مشوروں سے مستفیض فرماتے رہیں۔ جن پر عمل کر کے ہم اپنے مقصد کو پا سکتے ہیں۔

احباب جماعت توجہ فرمائیں

بعض اوقات نظارت بیت المال میں ایسی چٹھیاں بھی موصول ہوتی ہیں جن پر چٹھی کے بھیجنے والے کا نام و پتہ درج نہیں ہوتا۔ ایسی چٹھیوں پر کوئی کارروائی کرنی مشکل ہو جاتی ہے۔ لہذا احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ نظارت ہذا کے ساتھ خط و کتابت کرتے وقت چٹھی پر اپنا نام و مکمل پتہ ضرور لکھیں۔

نائب ناظر بیت المال ربوہ

اعلان

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تین سال کیلئے وکیل قاضی گوجرانوالہ منظور فرمایا ہے۔ متعلقین مطلع رہیں۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

دنیا میں گرمی کیوں بڑھ رہی ہے

صنعتی انقلاب کی ابتداء ہی سے انسان دھواں پیدا کرنے والا ایندھن مثلاً کوئلہ اور تیل وغیرہ استعمال کرتا رہا ہے۔ جس کا کاربن، کاربن ڈائی آکسائڈ گیس کی شکل میں فضا میں شامل ہوتا رہا ہے ایک امریکی ادارہ کے علم ابحر کے ماہر ڈاکٹر ریویلیبی کی رائے میں آئندہ پچاس سال تک ہماری زمین کی آب و ہوا اور موسم پر اس کا نہایت خطرناک ردّ عمل ہو سکتا ہے۔

زمین کے درجۂ حرارت کا انحصار زیادہ تر ہوائی کرہ کے دو معمولی عناصر پانی کے بخارات اور کاربن ڈائی آکسائڈ پر ہے۔ ان عناصر میں سے روشنی اور زیریں سرخ شعاعیں گذر سکتی ہیں۔ لیکن جب حرارت کی شعاعیں زمین سے خلاء کی طرف جانے کی کوشش کرتی ہیں تو یہی عناصر اس کے راستے میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ یہ عمل بعینہ شیشے کے اس گھر کا سا ہے جو پودوں کے لئے تعمیر کیا جاتا ہے شیشے کے اس گھر میں پودوں کو روشنی تو برابر مہیا ہوتی رہتی ہے لیکن اس کے اندر مصنوعی ذرائع سے مہیا کی گئی حرارت ضائع نہیں ہونے پاتی۔

ہماری زمین کو بھی کاربن ڈائی آکسائڈ اور پانی کے بخارات کا پردہ اسی طرح گرم رکھتا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو کرۂ ارض کی سطح نسبتاً بہت زیادہ سرد ہوتی۔ جوں جوں یہ پردہ زیادہ دبیز ہوتا جائے گا۔ کرۂ ارض کے درجہ حرارت میں بھی اضافہ ہوتا جائیگا۔ ماضی میں آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے سے بہت بڑے پیمانے پر کاربن ڈائی آکسائڈ خارج ہوئی تھی۔ اس کے باعث بھی زمین کو کئی گرم تر ادوار سے گذرنا پڑا ہے۔

اس وقت فضا میں ۲۳۵ کروڑ کھرب ٹن کاربن ڈائی آکسائڈ موجود ہے۔ سنہ ۱۸۷۰ء تک انسان کی جلائی ہوئی آگ سے اس مقدار میں صرف پچاس کروڑ ٹن سالانہ کاربن ڈائی آکسائڈ کا اضافہ ہوتا تھا۔ اور فضا کو اس قلیل مقدار کے ضیاع پر کوئی خاص دقت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اس کے بعد ہر سال بھٹیوں اور انجنوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا جن کے ساتھ ساتھ کاربن ڈائی آکسائڈ بھی غیر معمولی مقدار میں پیدا ہونے لگی۔ سنہ ۱۹۰۰ء میں اس کی مقدار تین ارب ٹن اور سنہ ۱۹۵۰ء میں نو ارب ٹن تک سالانہ پہنچ گئی۔ اور اگر یہی رفتار برقرار رہی تو سنہ ۲۰۱۰ء میں ہر سال ۱۴ ارب ٹن کاربن ڈائی آکسائڈ فضا میں شامل ہونے لگے گی۔ یہ مقدار کل کاربن ڈائی آکسائڈ کا دو فیصد ہے۔ لیکن اگر سمندر، نباتات اور دوسری معدنیات اتنی مقدار کو جذب نہ کر سکیں تو فضا کی کاربن ڈائی آکسائڈ میں بتدریج اضافہ ہونے لگے گا۔ اور نتیجۃً کرۂ ارض کا درجۂ حرارت بڑھ جائے گا۔ بعض سائنسدانوں کی رائے میں گرمی میں حالیہ اضافے کا یہی سبب ہے۔

اگر مستقبل میں کاربن ڈائی آکسائڈ کی زیادتی سے درجۂ حرارت ایک یا دو درجہ بھی بڑھتا رہا۔ تو اس کے کئی ضمنی اثرات بھی اپنا رنگ دکھانا شروع کر دیں گے۔ مثال کے طور پر جوں جوں ہوا گرم ہوتی جائے گی سمندر بھی زیادہ گرم ہونے لگیں گے اور ان میں تحلیل شدہ کاربن ڈائی آکسائڈ پھر فضا میں لوٹ جائے گی۔ سمندر سے بخارات زیادہ مقدار میں خارج ہوں گے اور اس سے کرۂ ارض کے گرد پڑا ہوا بخارات اور کاربن ڈائی آکسائڈ کا پردہ زیادہ دبیز بھی ہو جائے گا اور اس طرح یہ سلسلہ عام درجۂ حرارت میں اضافے پر منتج ہوگا۔ جس سے بالآخر انٹارکٹیکا اور گرین لینڈ کے برفانی تودے پگھلنے لگیں گے۔ اور تمام دنیا کے ساحلی علاقوں میں سیلاب آ جائے گا

سنہ ۵۸-۱۹۵۷ء میں اس مقصد کے لئے سائنسدانوں کا ایک اجتماع بھی ہو رہا ہے اس اجتماع کے بعد ہی یہ فیصلہ ہو سکے گا کہ قطب شمالی اور قطب جنوبی کے برفانی تودوں کا پانی کب تک نیو یارک اور لنڈن کی گلیوں میں بہنے لگے گا۔ (ہمدرد صحت)

روس اعداد و شمار کے آئینہ میں

پچھلے ہفتے روس نے سٹالن کے عہد کی رازداری توڑ دی اور روس کے بارے میں جن اعداد و شمار کو اب تک خفیہ رکھا جاتا تھا انہیں باقاعدہ کتابی صورت میں شائع کر دیا ہے۔ کتاب کا نام ہے "یو۔ ایس۔ ایس۔ آر کی قومی اقتصادیات" اس کتاب میں سرکاری طور پر مصدقہ اعداد و شمار دیئے گئے ہیں۔

اس کتاب میں روس کی آبادی اور صنعتی پیداوار بتائی گئی ہے۔ پچھلی جنگ عظیم سے یہ اعداد و شمار صرف غیر ملکوں ہی سے نہیں بلکہ خود روس میں عام شہریوں سے بھی چھپا کر رکھے جاتے تھے

ان سرکاری اعداد و شمار کے مطابق روس کی آبادی بیس کروڑ دو لاکھ ہے۔ یعنی مغرب میں روس کی آبادی کا جو اندازہ لگایا جاتا تھا۔ اس سے تقریباً دو کروڑ کم۔

اس کتاب میں جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ روس میں ہلکی اور بھاری صنعتوں میں اب بھی بدستور نمایاں فرق ہے۔ ملک میں اعلےٰ تعلیم یافتہ ہنرمندوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ملک میں کتنا فولاد اور کتنی موٹر گاڑیاں تیار کی جاتی ہیں۔ اور ملک میں ریڈیو سٹیشنوں اور ٹیلی ویژن سٹیشنوں کی تعداد کتنی ہے۔

روس میں آخری مردم شماری ۱۹۳۹ء میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد سے نہ صرف سرکاری طور پر کوئی اعداد و شمار شائع نہیں کئے گئے تھے بلکہ سٹالن کے عہد کے آخری دور میں ہر قسم کے اعداد و شمار کو "سرکاری راز" قرار دیدیا گیا تھا زیر نظر کتاب حکومت کے مرکزی محکمۂ شماریات نے شائع کی ہے۔ اس نے آبادی کا اندازہ اسی سال اپریل میں بغیر کسی مردم شماری کے لگایا گیا ہے ۱۹۳۹ء کی مردم شماری کے مطابق روس کی آبادی سترہ کروڑ چھ لاکھ تھی۔

اقوام متحدہ نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان کے مطابق سنہ ۱۹۵۴ء میں روس کی آبادی اکتیس کروڑ چالیس لاکھ چین کی آبادی اٹھاون کروڑ چھبیس لاکھ۔ امریکہ کی آبادی سولہ کروڑ چوبیس لاکھ اور برطانیہ کی آبادی ۵ کروڑ دس لاکھ تھی۔

ان سرکاری اعداد و شمار کے مطابق روس میں شرح پیدائش سنہ ۱۹۱۳ء سے سنہ ۱۹۵۵ء تک گرتی چلی گئی ہے سنہ ۱۹۵۳ء میں (یعنی جس سال سٹالن فوت ہوا) شرح پیدائش گذشتہ بیالیس سال کے دوران سب سے کم رہی ہے۔ ص

(م) ماسکو کی آبادی کا اندازہ اب تک شائع نہ ہوا تھا۔ اس کتاب میں مضافات کو چھوڑ کر باقی ماسکو کی آبادی کا اندازہ اڑتالیس لاکھ تیس ہزار نفوس لگایا گیا ہے۔ اس کتاب میں ماسکو کا قابل سکونت رقبہ تین کروڑ چوبیس لاکھ مربع میٹر بتایا گیا ہے۔ گویا فی کس ۷ مربع میٹر (۷۴ء۸ مربع گز) سے کچھ زیادہ ہے اس کتاب کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ۱۹۶۰ء تک بھاری صنعت ۱۹۲۸ء سے ۶۶ گنا اور ہلکی صنعت ۱۴ گنا بڑھ چکی ہوگی۔

پچھلے سال روس میں چار کروڑ تیس لاکھ ٹن فولاد تیار کیا گیا جبکہ ۱۹۴۱ء میں نازی حملہ کے وقت یہاں فولاد کی سالانہ پیداوار ایک کروڑ تراسی لاکھ ٹن تھی۔ (شہباز)

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودہا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودہا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
از لاہور برائے سرگودہا	۳½	۵	۶½	۸	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودہا	۵¾	۱۰½	۱۵½							
از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵½							

نوٹ:۔ لاہور سے سرگودہا پانچ گھنٹے اور سرگودہا سے گوجرانوالہ چار گھنٹے میں سروس پہنچتی ہے (جنرل منیجر)

خلافِ قانون جماعتوں پر پابندیاں ختم نہیں کی جائیں گی

حکومت کسی ایسی جماعت کی حوصلہ افزائی نہیں کر سکتی جس کی سرگرمیاں ملک کی سالمیت کے منافی ہوں (وزیر داخلہ)

راولپنڈی ۲۶ جون۔ مرکزی وزیر داخلہ مسٹر عبدالستار نے بتایا ہے کہ حکومت کسی ایسی سیاسی جماعت کی حوصلہ افزائی نہیں کرے گی جس کی سرگرمیاں ملکی سالمیت کے لئے نقصان دہ ہوں۔ آپ نے واضح الفاظ میں کہا کہ حکومت خلاف قانون جماعتوں پر پابندیاں ہٹانے کی کسی تجویز پر غور نہیں کر رہی۔

وزیر داخلہ پولیس کانفرنس میں شرکت کے لئے مری جا رہے تھے۔ آپ نے راولپنڈی میں ایک اخباری نمائندے کو بتایا کہ حکومت پاکستان مرکزی سیفٹی قوانین کی تنسیخ کے سوال پر بھی غور نہیں کر رہی۔ ان قوانین کی میعاد میں توسیع اسی سال ماہ مارچ میں ہوئی تھی۔ اور اگر ضرورت محسوس ہوئی تو ان میں مزید توسیع کر دی جائیگی۔

وزیر داخلہ سے دریافت کیا گیا "کیا درست ہے کہ مغربی پاکستان میں صوبائی سیفٹی قوانین کی تنسیخ میں تاخیر مرکزی حکومت کے ایما پر ہی ہے"؟ اس پر وزیر داخلہ نے مسکراتے جواب دیا "اس کا جواب وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خانصاحب ہی دے سکتے ہیں"۔

وزیر داخلہ کی توجہ مشرقی پاکستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار کے ایک حالیہ بیان کی طرف مبذول کرائی گئی۔ جس میں موخر الذکر نے کہا تھا کہ صوبہ میں بعض سیاسی اسیروں کو مرکزی حکومت کی مداخلت کی بنا پر رہا نہیں کیا گیا تو وزیر داخلہ نے بتایا "یہ درست ہے کہ مرکزی حکومت نے مسٹر ابو حسین سرکار سے کہا تھا کہ بعض سیاسی اسیروں کی رہائی سے صوبہ میں گڑبڑ پیدا ہو گی"۔

وزیر داخلہ نے بتایا کہ ملک میں بعض سیاسی جماعتوں پر حکومت نے پابندیاں عائد کر رکھی ہیں لیکن ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہ پابندیاں کسی انتقامی جذبہ کے تحت نہیں بلکہ ملکی مفاد کے پیش نظر عائد کی گئی تھیں۔ حکومت کسی ایسی جماعت کو کس طرح کھلی چھٹی دے سکتی ہے۔ جس کی سرگرمیاں ملکی سالمیت کے منافی ہوں یقین رکھیئے کہ حکومت ایسی جماعتوں کی کبھی حوصلہ افزائی نہیں کرے گی"۔

وزیر داخلہ نے مشرقی پاکستان کے حالیہ سیلابوں کو قیامت خیز قرار دیا اور یہ اندیشہ ظاہر کیا کہ ابھی اگست کے مہینہ میں اس سے بھی زیادہ خوفناک سیلاب آئیں گے۔ آپ نے بتایا کہ مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کو موجودہ ابتلا میں مکمل تعاون اور امداد کا یقین دلایا ہے۔ آپ نے کہا کہ سیلاب کی وجہ سے مشرقی پاکستان کی غذائی صورت حال ضرور خراب ہوئی ہے۔ لیکن اسے قحط سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے یقین ظاہر کیا کہ مشرقی پاکستان کے غذائی حالات پر جلد ہی قابو پا لیا جائے گا۔

وزیر داخلہ نے اس امر پر اظہار اطمینان کیا کہ مغربی پاکستان کی غذائی صورت حال چنداں تشویشناک نہیں۔ آپ نے کہا کہ مرکزی حکومت مغربی پاکستان کے بارے میں بھی اپنے فرض سے غافل نہیں ہے۔

روسی چاول آج چاٹگام پہنچے گا

ڈھاکہ ۲۶ جون۔ مشرقی پاکستان کے لئے آٹھ ہزار ٹن چاول کا تحفہ لے کر ایک روسی جہاز آج چاٹگام پہنچ جائے گا۔ دو اور روسی جہاز سولہ ہزار ٹن چاول لے کر مشرقی پاکستان پہنچے گا۔ یہ جہاز تیرہ اور سترہ جون کو بحیرہ اسود کی بندرگاہوں سے روانہ ہوئے تھے۔ دریں اثنا ایک امریکی جہاز بھی نو ہزار ٹن چاول لے کر مشرقی پاکستان آئے گا۔ ادھر کراچی سے بھی ایک جہاز چاٹگام روانہ ہو چکا ہے جس میں پانچ ہزار ٹن چاول ہے۔

انتخابات جنوری میں ہوں گے

کراچی ۲۶ جون ایک خبر رساں ایجنسی کو موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں پہلے عام انتخابات جنوری ۱۹۵۷ء کے اوائل میں ہوں گے۔

روس سے تجارتی معاہدے کا مسودہ مکمل ہو گیا

کراچی ۲۶ جون۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق پاکستان اور روس کے درمیان تجارتی معاہدے کا مسودہ مکمل کر لیا گیا ہے۔ معاہدے پر دستخط کے فوراً بعد اسے شائع کر دیا جائے گا۔

دعوت ولیمہ

ربوہ ۲۶ جون۔ مکرم عبد الجلیل خانصاحب نے کل شام اپنے برادر خورد مکرم عبدالرزاق خاں صاحب ابن مکرم عبد الحی خانصاحب مرحوم ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر دہلی کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں مقامی جماعت کے بہت سے احباب شریک ہوئے۔

مکرم عبدالرزاق صاحب کا نکاح حمیدہ بشریٰ صاحبہ بنت چوہدری محمد ابراہیم خانصاحب کے ہمراہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو ہوا تھا۔

احباب کرام اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

آسام کی طرف سے آنے والا سیلابی پانی ضلع تپرہ میں داخل ہو گیا

برہمن باڑیہ کا شہر زیر آب آ گیا پانی کی سطح میں اضافہ ہو رہا ہے

ڈھاکہ ۲۶ جون آسام (بھارت) کی طرف سے آنے والا سیلاب کا پانی ضلع تپرہ کے برہمن باڑیہ سب ڈویژن میں داخل ہو گیا ہے۔ جس کے باعث برہمن باڑیہ کا شہر زیر آب آ گیا ہے۔

شام ڈھاکہ میں یہ رپورٹ موصول ہوا ہے کہ میونسپل کمیٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کی متعدد سڑکیں زیر آب آ چکی ہیں۔ اور لوگوں کو پانی سے گھرے ہوئے مقامات سے نکالا جا رہا ہے۔ نابینا گڑھ۔ بنجارامپور۔ سرائل اور نصیر نگر کے علاقے سیلاب سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں سیلابی پانی کی سطح میں ۱۲۵ انچ کا اضافہ ہوا ہے۔ پچھلے سال پانی کی سطح ۱۵۵ انچ تک بلند ہو گئی تھی۔ کئی مکانات پانی میں ڈوب گئے ہیں اور لوگ درمچانوں پر وقت کاٹ رہے ہیں۔

بھارت کے صوبہ آسام سے موصول ہونے والی اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں تمام بڑے بڑے دریاؤں کی سطح میں برابر اضافہ ہو رہا ہے اب تک ضلع کریم گنج کے تین سو دیہات زیر آب آ چکے ہیں۔ بہار میں ضلع دربھنگہ کے بعد ضلع چمپارن بھی سیلاب کی لپیٹ میں آ چکا ہے اور دو دریاؤں کا پانی تین سو مربع میل کے علاقوں میں پھیل گیا ہے۔ ان تمام علاقوں میں فصلوں اور کچے مکانات کو شدید نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔

شاہ سعود انڈونیشیا آئیں گے

جکارتا ۲۶ جون۔ وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ سعودی عرب کے شاہ سعود ۲ اگست کو جکارتا پہنچیں گے۔ وہ انڈونیشیا میں دس روز قیام کریں گے۔ سعودی عرب کے چالیس افسر شاہ سعود کے ہمراہ آئیں گے

کسی فرقہ کی دل آزاری نہ کرنے کی اپیل

لاہور ۲۶ جون جمعیۃ العلمائے اسلام مغربی پاکستان لاہور کے نائب صدر مولانا احمد علی نے ملتان میں علمائے کرام کی گرفتاریوں پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ آپ نے تمام علماء سے اپیل کی ہے کہ ملک کی موجودہ نازک صورت حال کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہ ایسے اقدام سے احتراز کریں جس سے کسی دوسرے فرقے کی دل آزاری ہوتی ہو یا وہ مختلف فرقوں کے مابین اختلاف پیدا کرنے کا باعث بنتا ہو آپ نے اس امر پر زور دیا ہے کہ تبلیغ دین کا مقصد کسی اور فرقے کی دل آزاری نہیں ہونا چاہیئے۔

صنعتی تربیتی اداروں میں توسیع کا منصوبہ

لاہور ۲۶ جون۔ حکومت مغربی پاکستان کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ محکمہ صنعت و حرفت کے زیر اہتمام چلنے والے متعدد صنعتی اداروں میں فنی تربیت کی موجودہ سہولتوں کی توسیع کے لئے اکتیس لاکھ روپے منظور کئے گئے ہیں۔ اس رقم سے چھنگ کے ادنی صنعت کے مرکز۔ ویونگ فیکٹری (ہتھ) ہردہ کالج انڈسٹریز انسٹی ٹیوٹ حیدرآباد رنگائی کے مرکز واقع سکھر اور میو سکول آف آرٹس لاہور کے مختلف ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ اس سکول کو عنقریب آرٹس کالج کا درجہ دیا جا رہا ہے۔ جس میں فنون لطیفہ کمرشل آرٹ، ڈرافٹسمین، شیٹ میٹل ورک ٹیکسٹائل ڈیزائننگ اور چوبی کام کی تعلیم و تربیت کا مکمل انتظام ہو گا۔

مقبوضہ کشمیر میں ہندی کے خلاف نفرت کی لہر

نئی دہلی ۲۶ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں ہندی کو سرکاری زبان کی حیثیت سے مسلط کرنے کا جو منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس پر ساری ریاست میں نفرت اور غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اور عوام کھلم کھلا اس پر نکتہ چینی کرنے لگے ہیں مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے یہ دیکھ کر کہ اب اس کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ عوام کو مطمئن کرنے کے لئے کل سرینگر میں ایک بیان دیا جس میں کہا گیا کہ اردو ہی ریاست کی عدالتی زبان رہے گی نیز اردو ہندی ہی کی طرح بھارت کی ایک زبان ہے۔